ہائرایجوکیشن کمیشن (HEC) کے مجوزہ جدید سلیبس کے عین مطابق

مطالعہ پاکستان

برائے

طلباء وطالبات بی۔ایس

For B.S

ماہرین تعلیم کے زیرنگرانی اصول تعلیم کے مطابق مکمل نصاب کا
ایک آسان، عام فہم، دلچسپ اور جدید مجموعہ جسمیں روایتی
انداز سے ہٹ کر طلباء کی جملہ ضروریات کو مدنظر رکھا گیا ہے

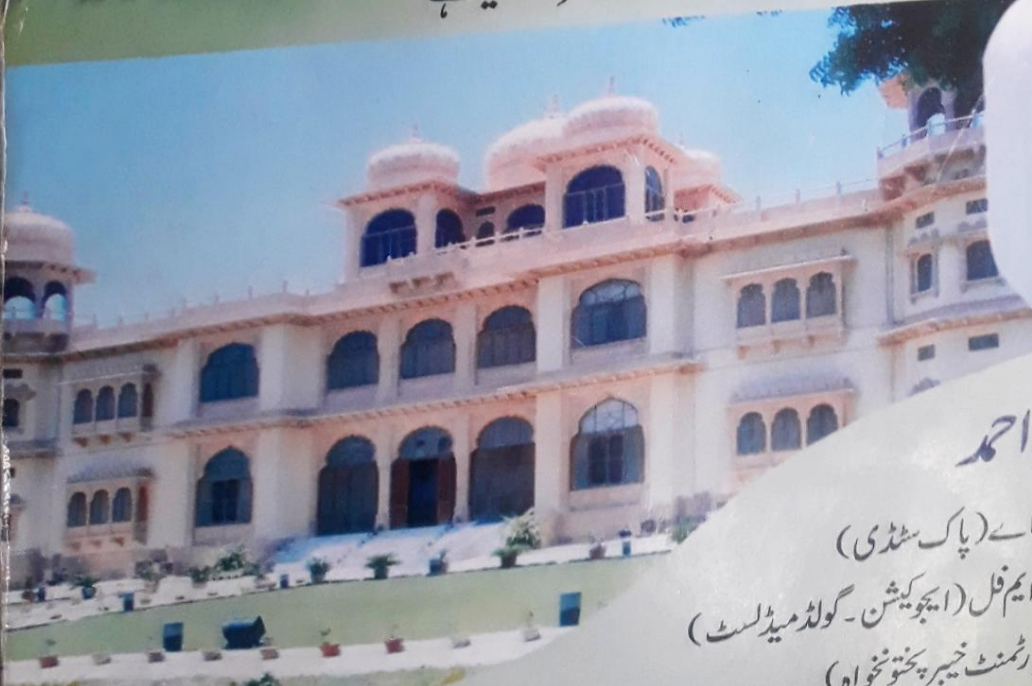

مؤلف

ابوثاقب شکیل احمد

ایم ایس سی (فزکس)، ایم اے (پاک سٹڈی)
ایم ایڈ (گولڈمیڈلسٹ)، ایم فل (ایجوکیشن۔گولڈمیڈلسٹ)
ایس۔ایس (ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ خیبر پختونخواہ)

9۔ سرکاری ملازمین کی منتقلی کا مسئلہ:

اعلیٰ سرکاری ملازمین کے بغیر کسی بھی ملک کا نظم و نسق چلانا ناممکن ہوتا ہے۔ لہٰذا تقسیم ہند کے وقت ملازمین کو اختیار دیا گیا کہ وہ جس ملک میں چاہیں ملازمت کریں عملاً یہ انتخاب رسمی رہ گیا تھا اور ملازمین نے مذہبی بنیادوں پر ہی اپنا انتخاب کیا تھا۔ پاکستان کی سروس میں آنے والے ملازمین کو پاکستان منتقل کرنے کا مسئلہ بن گیا۔ ان کی کل تعداد خاندانوں سمیت 25 ہزار تک تھی۔

10۔ امن و امان کا مسئلہ:

ہندو بلوائیوں اور سکھ جتھوں سے بچ بچا کر جو مسلمان لٹے پٹے اور خستہ حالت میں پاکستان پہنچے تھے۔ ان کے دلوں میں غیر مسلموں کے لئے بغض و عناد اور دشمنی کے جذبات پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا اور حکومت پاکستان کے لئے اقلیتوں کے حقوق اور امن و امان کی فضاء کو برقرار رکھنا ایک بہت بڑے چیلنج کا سامنا کرنے کے برابر تھا۔ امن و امان کا قیام ملکی پولیس کے سپرد تھا کیونکہ پاکستان کو ملنے والی مسلمان افواج دوسری عالم جنگ کے اختتام کے باوجود ابھی تک باہر کے ملکوں میں متعین تھی۔

11۔ زراعت:

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے لیکن ملک کے خراب سیاسی حالات کی وجہ سے اس کی زرعی آمدنی میں کمی واقع ہوئی۔ ملک میں افراتفری اور بے چینی کی بناء پر کسانوں اور مزدوروں کے خاطر خواہ کام نہ کیا تاہم دوسرے ہی سال پاکستان کے زرعی حالات بہتر ہو گئے۔ گندم، کپاس، پٹ سن اور گنا وغیرہ اس ملک کی کثیر پیدا ہونے والی چیزیں تھیں۔ اس لحاظ سے یہ نئی مملکت خدا داد جلد سنبھل گیا۔

(ج) اخلاقی مسائل

پاکستان کو دیگر مسائل کے حل کے ساتھ ساتھ اخلاقی مسائل کے حل کے لئے بھی اقدامات اٹھانے پڑے پاکستان کو درپیش اخلاقی مسائل درج ذیل تھے۔

1۔ عوام کے نازک جذبات:

ہندوستان کی تقسیم ایک عظیم واقعہ تھا کہ کمزور طبقوں کو ابھی تک یقین نہیں آتا تھا۔ عام طور پر لوگوں کا نظریہ تھا کہ تقسیم بالکل عارضی ثابت ہو گی۔

تقسیم ہند کے بعد لاکھوں مسلمانوں نے ہجرت کر کے ایک اجنبی سرزمین پر قدم رکھا جو اب ان کی اپنی سرزمین تھی لوگوں کے حوصلے اتنے بلند نہ تھے جتنے اس ملک کی تعمیر نو کے عظیم کام کے لئے درکار تھے۔ اس لئے قائداعظم کو قوم کے عزم و حوصلے کو بلند کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینی پڑی۔

2۔ نظریہ پاکستان کی ترویج:

مملکت خداداد کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی تھی۔ پاکستان کی تحریک میں ہوا کارخ دیکھ کر ایسے عناصر بھی شامل ہو گئے جو اسلام پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ بعض لوگ کیمونزم کا پرچار کرتے ہوئے ایک تکنیک کے طور پر تحریک میں شامل ہوئے تھے۔ حکومت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے صوبائی عصبیت کو ہوا دی اور بعض نے یہ شوشہ چھوڑا کہ مذہب کی بنیاد پر ریاست اس جدید دور میں ممکن نہیں۔

3۔ اقلیتوں کا تحفظ:

تحریک پاکستان کا اہم پہلو یہ تھا کہ ہندو اکثریت کے صوبوں کے مسلمانوں نے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اور مسلم اکثریت کے صوبے کے مسلمانوں نے بہت کم حصہ لیا۔ تحریک پاکستان کے حامی مسلمان جو ہندوستان میں رہ گئے تھے اب وہ ہندوؤں کے رحم و کرم پر تھے اور ہندو ان کو ختم کرنے کے درپے تھے۔ پاکستانی حکومت اور عوام اپنے ان بھائیوں کے لئے پریشان تھے جو ہندوستان میں رہ گئے تھے۔ اس لئے ان کی خواہش یہ تھی کہ بھارتی حکومت اقلیتوں کے مسئلے کو منصفانہ طریقے سے حل کرنے کے لئے ایک معاہدہ پر آمادہ ہو جائے۔

4۔ اخلاقی بحران:

پاکستان کو اپنی تخلیق کے بعد چند مفاد پرست عناصر کی طرف سے اخلاقی گراوٹ بھی دیکھنی پڑی۔ اخلاقی معیار کے گرتے ہی غیر قوموں کی بجائے اپنوں نے اپنوں کو شکار کیا مہاجرین کیمپوں میں سماج دشمن عناصر کی داستانیں عام سنائی دینے لگیں۔ غیر مسلموں کی جائیداد مہاجرین کا حق بنتی تھیں انصار کے گھر جانے لگیں۔ دیانتداری رخصت ہوتی نظر آرہی تھی۔ بددیانتی اور بداخلاقی کا ایک طوفان تھا جس کا مقابلہ قائدین کو کرنا تھا۔

(د) معاشی و اقتصادی مسائل

معیشت کسی بھی ملک و قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ پورے ملک کی ترقی کا دارومدار اس کے معیشت پر ہوتا ہے۔ اس بات کو بھارت اور انگریزوں نے ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس نوزائیدہ مملکت کو ناکام کرنے کے لئے جہاں اسے دیگر مسائل میں الجھا دیا وہاں معاشی طور پر بھی خوشحالی فراہم نہ ہونے دی۔

ذیل میں وہ تمام معاشی مسائل بیان کئے جا رہے ہیں جو اس مملکت کو برداشت کرنا پڑے۔

1۔ مہاجرین کی بنیادی ضروریات:

ملک کی غلط تقسیم، ریڈ کلف کی دھوکہ دہی، انگریزوں کی مکاری اور ہندوؤں کی فریب کاری کی بناء پر لاکھوں مسلمانوں کو مشرقی پنجاب سے ہجرت کرکے آنا پڑا۔ بہر حال ان کی آمد کے بعد ان کی خوراک، رہائش، روزگار اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی کے لئے فوری انتظامات ایک زبردست مسئلے کی صورت میں پاکستان کو پیش آئے۔ ان کے انتظامات میں پاکستان کے انصار لوگوں نے بڑی فراخدلی کا ثبوت دیا اور جہاں تک ممکن ہوسکا خوراک، رہائش اور لباس کے سلسلے میں اس نوزائیدہ حکومت کی امداد کی۔ حکومت بھی محدود وسائل کے باوجود ان مہاجرین کی بھرپور امداد کرتی رہی۔

2۔ مہاجرین کی آبادکاری

مہاجرین کی آمد کے بعد ان کی آبادکاری کا مسئلہ درپیش ہوا۔ اس سلسلے میں حکومت نے ایک وزارت تشکیل دی جو ان اجڑے ہوئے بے گھر مہاجرین کو گھر الاٹ کرنے میں مصروف ہوگئی۔

3۔ اقتصادی بے حالی:

شروع شروع میں پاکستان اقتصادی لحاظ سے بالکل کمزور ملک تھا۔ نہ اس کے پاس کوئی کارخانہ تھا نہ کوئی صنعت، نہ کوئی معدنیات اور نہ ہی معدنی وسائل۔ اس لحاظ سے پاکستان کی زبوں حالی کا یہ عالم تھا کہ ہر لحاظ سے دوسرے ممالک کی امداد سے کام چلانا پڑا۔

4۔ فوجی اثاثوں کی تقسیم:

اپریل 1947ء میں لیاقت علی خان نے مطالبہ کیا کہ "فوج کی تقسیم کے لئے کوئی فارمولا مرتب کیا جائے" ان کے اس مطالبے کو سردار بلدیو سنگھ اور کمانڈر ان چیف نے نظرانداز کردیا۔ تاہم جولائی 1947ء میں فوج کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کردیا گیا۔

ocan selic

اس مقصد کے لئے کمانڈر ان چیف فیلڈ مارشل آکنیلک کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ یہ کمیٹی سات رکنی افراد پر مشتمل تھی۔
فوج کے جوانوں اور افسروں کو اپنی مرضی سے فوج میں شامل ہونے کا اختیار دیا گیا۔ اسلحہ اور دیگر فوجی سازو سامان کو بھی دونوں ملکوں میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ یہ تقسیم صرف کاغذات کی حد تک ہی محدود رہی۔ فیلڈ مارشل آکنیلک نے تقسیم افواج کے متعلق دیگر فیصلوں پر عمل درآمد کرنے کی کوشش کی تو بھارت کے سیاست دانوں نے ان کوششوں کو ناکام بنادیا اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کیا کہ وہ پاکستان کی بے جا حمایت کرتے ہیں۔
معاہدہ کے مطابق یکم اپریل 1948ء تک کام مکمل کرنا تھا۔ مگر اس بھرپور پروپیگنڈہ کی وجہ سے 30 نومبر 1947ء کو ہی سپریم کمانڈر کا دفتر بند کر کے انگلستان واپسی پر مجبور کیا گیا۔
فیلڈ مارشل کے واپس جانے کے بعد ہندو اپنی ہر طرح سے من مانی کرنے میں آزاد ہو گئے۔ لہٰذا اس نے پاکستان کو اسلحہ ٹوٹا پھوٹا، ناکارہ اور خستہ حال سامان دیا۔

۵۔ نقد اثاثوں کی تقسیم:

تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان کے پاس کل اثاثہ چار ہزار ملین (4 ارب) روپے تھا۔ پاکستان نے اس میں سے صرف ایک چوتھائی 1/4 یعنی صرف ایک ارب روپے کا مطالبہ کیا لیکن بھارت اس پر رضامند نہ ہوا۔
پہلے پہل یہ رقم بھی ان ہی اثاثوں میں شامل تھی جن کا فیصلہ ثالثوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ لیکن دسمبر 1947ء کو بھارت اور پاکستان نے باہمی سمجھوتہ کے ذریعے یہ فیصلہ کر لیا کہ پاکستان کو 750 ملین روپیہ ملے گا جس میں سے 200 ملین کی ایک قسط پاکستانی آئی لیکن بقایا 550 ملین روپے بھارت نے اس بناء پر روک لئے کہ پاکستان اس روپے کو کشمیر کی جنگ میں بھارت کے خلاف استعمال کرے گا۔

Rezro

جب ریزرو بینک آف انڈیا کو 17 جنوری 1948ء کو ہدایت کی گئی کہ 550 ملین روپے پاکستان کو ادا کردے لیکن اس میں سے بھی 50 ملین روپیہ تقسیم کے بعد مشترکہ فوجی اخراجات میں سے پاکستان کا واجب الادا حصہ پورا کرنے کے لئے روک دیا گیا۔

6۔ ذرائع مواصلات:

جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو اس کے ذرائع مواصلات بھی بہتر حالت میں نہ تھے۔

اسی طرح باقی مسائل کی طرح تیز نظام مواصلات کا بھی فقدان تھا کیونکہ انگریز نے ہندو علاقوں میں زیادہ بہتر نظام مواصلات رکھے۔ اس کے برعکس مسلمان اکثریت کے علاقوں کو ان سے محروم کر دیا۔ ایک تحقیق کے مطابق:

"پورے ملک میں کل 6474 ڈاک خانے، 242 ٹیلی فون ایکسچینج، 15283 ٹیلی فون اور کل 3 ریلوے سٹیشن موجود تھے۔"

Per capita income & Economical problems

7۔ معاشی پسماندگی اور فی کس آمدنی:

پاکستان کی یہ ریاست ان علاقوں پر مشتمل تھی۔ جن میں مسلمان آبادی کی اکثریت تھی اور چونکہ انگریزوں نے جان بوجھ کر ان علاقوں کو پسماندہ اور غیر ترقی یافتہ رکھا۔ لہٰذا جب یہاں زیادہ ترقی ہی نہیں دی گئی تو یہاں کے لوگوں کے فی کس آمدنی بھی کم تھی۔ قائداعظم نے اپنی وفات سے قبل جو پیغام قوم کو دیا اس میں انہوں نے اسی حقیقت کی نشاندہی کی۔

انہوں نے فرمایا: "آپ کے پاس سب کچھ ہے ایک آزاد اور خود مختار ملک جس میں آپ زندگی کی تشکیل اپنی مرضی کے مطابق کر سکتے ہیں۔ قدرت نے آپ کو سب کچھ دیا ہے۔ آپ کے وسائل لا محدود ہیں۔ سوائے کوئلے اور لوہے کے لیکن یہ چیزیں بھی آپ اپنی حاصل پیداوار کے بدلے میں دوسرے ملکوں سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اب یہ کام نئی نسل کا ہے وہ اپنے ملک کی تعمیر کرے اور اسے مضبوط بنائے۔"

8۔ زراعت:

پاکستان بنیادی طور پر زرعی ملک ہے۔ قیام پاکستان کے وقت اس کی 80% آبادی دیہاتوں میں رہتی تھی جبکہ کل آمدنی کا 60% زرعی پیداوار سے حاصل ہوتا تھا۔ مشینی زراعت نہ ہونے کے برابر تھی۔ عمدہ بیج، جدید طریقہ کاشتکاری اور سائنسی آلات کے استعمال کا شعور نہیں تھا اور عالمی منڈی تو کسان کے تصور سے بھی بہت دور تھی۔ زمین کا 21 فی صد حصہ قابل کاشت جبکہ 79 فی صد حصہ ناقابل کاشت تھا۔

9۔ بین الاقوامی تجارت:

قیام پاکستان کے پہلے 10 ماہ میں پاکستان کی برآمدات کی مالیت 72 کروڑ روپے جبکہ درآمدات کی مالیت 27 کروڑ روپے تھی۔ اس طرح پاکستان کو کروڑوں کا فائدہ ہوا۔ پاکستان کی زیادہ تر خام مال زرعی اشیاء پر مشتمل تھی۔ چونکہ خام مال اور زرعی اجناس کی قیمتوں اور پیداوار میں شدید اتار

چڑھاؤ ہوتے ہیں۔ چنانچہ بین الاقوامی تجارت کے رجحان کے بارے میں ماہرین پہلے دن سے ہی متفکر تھے۔ اقتصادی لحاظ سے استحکام ایک اہم مسئلہ تھا۔

10۔ انڈیا آفس لائبریری:

لندن میں انڈیا آفس لائبریری کے اثاثہ جات کی تقسیم کا مسئلہ بھی پاکستان کے لئے سب سے اہم تھا۔ جس میں 2 لاکھ 30 ہزار کتب اور 20 ہزار مطبوعات شامل تھیں۔ اور یہ پاکستان و ہندوستان کی تہذیب و ثقافت اور تاریخ کا ایک مجموعہ تھا۔ اس تقسیم کے لئے برطانیہ، پاکستان اور بھارت کے نمائندوں پر مشتمل سہ رکنی کمیٹی بنائی گئی لیکن یہ سہ رکنی کمیٹی اس کی تقسیم کا فیصلہ نہ کر سکی۔

11۔ صنعت و حرفت:

صنعت و حرفت کے میدان میں بھی بہت سے مسائل تھے۔ مشرقی بنگال میں ایک بھی کارخانہ نہ تھا حالانکہ پٹ سن کی مشہور فصل یہیں ہوتی تھی۔ اسی طرح مغربی پنجاب میں کپڑے کی صنعت صرف بمبئی اور گجرات میں تھی۔ پاکستان کو 921 کارخانوں میں سے صرف 34 ملے۔ یہ 34 کارخانے بھی عملاً بند تھے۔ اس طرح گویا پاکستان کی صنعت نہ ہونے کے برابر تھی۔

12۔ نہری پانی کا مسئلہ:

وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور کانگریسی لیڈروں کے باہمی گٹھ جوڑ کے نتیجے میں حد بندی کمیشن نے پاکستان کے ساتھ ایک اور زیادتی یہ کی تھی کہ پاکستانی علاقوں کو سیراب کرنے والی نہروں کے ہیڈورکس بھارت کو دے دیئے۔

اس تقسیم کا نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان کا زرعی علاقہ ہندوستان کے رحم و کرم پر رہ گیا۔ فراہمی کا تسلسل اب بھارت کے اختیار میں تھا۔ بھارت نے پاکستان کی معیشت کو تباہ کر سکنے کی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ عملی طور پر اپریل 1948ء میں کیا جب اس نے نواح لاہور کے علاقوں کا پانی کئی ہفتوں تک بند رکھا۔ جس کے نتیجے میں ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصل تباہ ہو گئی۔

اس مسئلے کو حل کرنے میں عالمی بنک کی کوششوں کا بڑا دخل تھا۔ یہ منصوبہ جو عالمی بنک نے مرتب کیا اور جسے بالآخر دونوں ممالک نے منظور کیا۔ اگرچہ اس وقت قوم کے پاس وسائل نہ ہونے کے برابر تھے مگر قوم جوش اور ولولہ سے لبریز تھی اور اپنے آہنی عزم کے ساتھ اپنے قائدین کے ساتھ ترقی کی راہ کی طرف گامزن ہو گئے اور یہ ابتدائی مسائل ان کے لئے ریت کی دیوار ثابت ہوئے۔